accountabilitylab PAKISTAN

CIVIC ACTION TEAMS

بلیٹن نمبر 26

26, دسمبر,2022

پاکستان کوروناوائرس سوایکٹس مہم

دو سال تک اوپن سوسائٹی فاؤنڈیشن (او ایس ایف) کے تعاون سے چلنے والی سوک ایکٹس مہم کے ذریعے کوروناوائرس سے متعلق جعلی خبروں، غلط معلومات اور افواہوں کے خاتمے کی کوششیں کی گئیں۔

اب اس سے آگے بڑھتے ہوئے، معلومات کے تبادلے کے صحت مندانہ ماحول کو فروغ دیا جائے گا جس میں ہم پاکستان میں جعلی خبروں اور غلط معلومات کے وسیع پیمانے پر روکنے کی کوششوں میں معاونت کریں گے۔ اگر کروناوائرس کی کوئی نئی لہر سامنے نہیں آتی تو ضروری نہیں کہ ہماری مہم کا بنیادی محور کوروناوائرس ہو۔ ہمارا منصوبہ ہے کہ ہم صحت کے حادثات سے جڑی جعلی خبروں (مثلاً پولیو، جو آج بھی پاکستان میں ایک بڑے چیلنج کے طور پر موجود ہے اور لوگوں میں اس کی ویکسین نہ لگوانے کی ہچکچاہٹ کی بڑی وجہ جعلی خبروں کا پھیلنا ہے)، سیاست، سماجی واقتصادی پابندیوں اور دیگر متعلقہ مسائل سے نمٹنے پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں گے۔

اس بلیٹن میں جانئے

- کوروناوائرس اور ویکسی نیشن کے کیمپز سے متعلق اپڈیٹس۔
- امریکہ نے وائرس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے اپنے شہریوں کو موسم سرما کے دوران گھروں پر مفت کووڈ-19 کی تشخیص کی سہولت فراہم کر دی ہے۔
- ماہرین کی طرف سے اظہار رائے کی آزادی، جعلی معلومات، جھوٹی خبروں، اور غلط معلومات کے اثرات سے نمٹنے کے لئے باہمی تعاون پر مبنی نقطہ نظر کی اہمیت پر زور دیا گیا۔
- اقتباسات
- جعلی خبروں کی شناخت اور اثرات کو سمجھنا۔
- جعلی خبروں کو روکنے کے طریقے

کووڈ19 ڈیش بورڈ
(پاکستان)

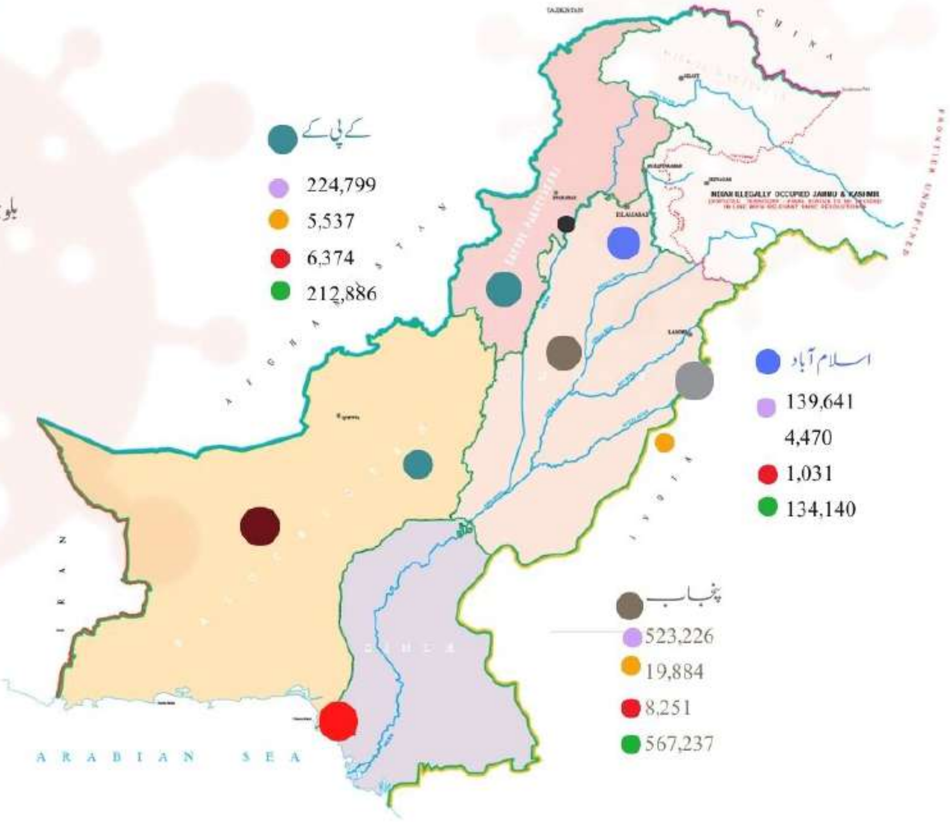

کشمیر
- 44,336/12,087
- 1,026/350
- 739/191
- 42,517/11,546

کے پی کے
- 224,799
- 5,537
- 6,374
- 212,886

بلوچستان
- 36,027
- 541
- 378
- 35,108

اسلام آباد
- 139,641
- 4,470
- 1,031
- 134,140

پنجاب
- 523,226
- 19,884
- 8,251
- 567,237

سندھ
- 595,372
- 19,884
- 8,251
- 567,237

تصدیق شدہ کیس | کل ایکٹو کیس | کل رکوریز | کل اموات

کل ٹیسٹ
31,034,892
گزشتہ 24 گھنٹے: 7,221

کل رکوریز	کل اموات	کل ایکٹو کیس	تصدیق شدہ کیس
1,544,190	30,635	661	1,575,486
گزشتہ 24 گھنٹے:28	گزشتہ 24 گھنٹے:0	گزشتہ 24 گھنٹے:0	گزشتہ 24 گھنٹے:7

ویکسین کے اعداد و شمار

ویکسین کی کُل لگائی جانے والی تعداد	سنگل ڈوز	ڈبل ڈوز	پہلی ڈوز
301,870,637	48,444,092	132,271,095	139,625,531
گزشتہ 24 گھنٹے:7,8602	گزشتہ 24 گھنٹے:6,7255	گزشتہ 24 گھنٹے:7,514	گزشتہ 24 گھنٹے:3,852

SOURCE :Government of Pakistan

امریکہ نے وائرس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے اپنے شہریوں کو موسم سرما کے دوران گھروں پر مفت کووڈ-19 کی تشخیص کی سہولت فراہم کر دی ہے۔

امریکہ نے وائرس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے اپنے شہریوں کو موسم سرما کے دوران گھروں پر مفت کووڈ-19 کی تشخیص کی سہولت فراہم کر دی ہے۔ وائٹ ہاؤس کے مطابق، حکومتی ویب سائٹ CovidTests.gov پر بیک وقت کووڈ کے لئے چار ٹیسٹوں کا آرڈر دیا جا سکتا ہے۔ وائٹ ہاؤس کی طرف سے یہ بھی بتایا گیا کہ کووڈ-19 کے لئے ٹیسٹ پروگرام جو کہ ستمبر میں روک دیا گیا تھا، اب دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے جس کے لئے 19 دسمبر سے ٹیسٹوں کی دوبارہ سے سروسز کا آغاز ہو جائے گا۔ یہ فیصلہ موسم سرما کی تعطیلات سے قبل کووڈ انفیکشنز کے کیسز میں اضافے کے باعث سامنے آیا ہے۔

بائیڈن انتظامیہ نے شہریوں کے لئے گھروں میں مفت کووڈ ٹیسٹوں کی سہولت فراہم کی تھی، لیکن یہ ستمبر میں چھ سو ملین سے زیادہ ٹیسٹوں کی فراہمی کے بعد روک دیا گیا تھا کیونکہ کانگریس نے اس پروگرام کو جاری رکھنے کے لئے اضافی فنڈز کی منظوری نہیں دی تھی۔ امریکی اہلکار نے بی بی سی کے امریکی پارٹنر سی بی ایس کو بتایا کہ حکومت اب ٹیسٹوں کی ادائیگی کے لئے امریکی ریسکیو پلان، کووڈ کے خاتمے /ریلیف بل سے بچا ہوا سرمایہ استعمال کر رہی ہے۔ انتظامیہ کے ایک سینئیر اہلکار نے بدھ کے روز نامہ نگاروں کو بتایا کہ "ہم بہت پر اعتماد ہیں کہ آنے والے چند ہفتوں میں ایک خاندان کے لئے چار ٹیسٹوں کی سہولت فراہم کرتے ہوئے ہم اس دفعہ بہت زیادہ ٹیسٹ کروا لیں گے"۔ یہ فیصلہ وائٹ ہاؤس کے ایک وسیع منصوبے کا حصہ ہے کیونکہ موسم سرما کی چھٹیوں میں بہت سے لوگ چھٹیاں گزارنے کے لئے اپنے اپنے گھروں میں اکٹھے ہوں گے تو اس دوران وائرس کے پھیلنے کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔

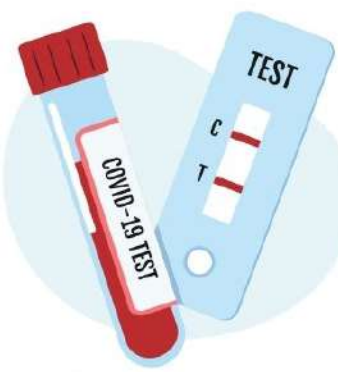

Source: BBC News

وائٹ ہاؤس نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ یہ فیصلہ امریکی شہریوں میں چھٹیوں پر جانے سے پہلے اور بعد میں اور متاثرہ لوگوں سے ملتے وقت کووڈ ٹیسٹ کروانے کی حوصلہ افزائی کرے گا۔ گزشتہ چند ہفتوں میں کووڈ کے کیسز، لوگوں کی ہسپتالوں میں آمد اور اموات میں ایک واضع اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ کچھ شہروں میں اس وباء کو روکنے کے لئے، لوگوں سے ہجوم والی جگہوں پر دوبارہ ماسک پہننے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے-اسی طرح وائٹ ہاؤس کے سینئیر آفیشلز نے بھی لوگوں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ کووڈ اور فلو کے لئے ایک دوبارہ ویکسین ضرور لگوائیں۔ امریکہ میں پانچ سال اور اس سے زیادہ عمر کے صرف 5.13 فیصد افراد نے دوبارہ ویکسین لگوائی ہے-جو کہ سی ڈی سی کے مطابق، یہ ویکسین اومیکرون ویرینٹ سے بچاؤ کے لئے لگائی گئی تھی۔ امریکہ میں خاص طور پر کرونا وائرس کے ذیلی تغیرات کرونا کیسز میں اضافے کا سبب بن رہے ہیں۔

ماہرین کی طرف سے اظہار رائے کی آزادی، جعلی معلومات، جھوٹی خبروں، اور غلط معلومات کے اثرات سے نمٹنے کے لئے باہمی تعاون پر مبنی نقط نظر کی اہمیت پر زور دیا گیا۔

پوری دنیا کی طرح، پاکستان میں بھی جعلی خبریں اور غلط معلومات، عوامی اظہار رائے اور جمہوری اقدار کے لئے ایک بڑا خطرہ بن چکی ہیں۔ آن لائن ڈس انفارمیشن (غلط معلومات) نے قابل اعتماد معلومات تک رسائی، پولیٹیکل پولرائزیشن (سیاسی تقسیم)، سوشل میڈیا پر پھیلائی جانے والی جعلی معلومات، میڈیا اور صحت سے متعلق جاری ہونے معلومات پر عدم اعتماد اور نفرت انگیز معلومات جیسے مسائل نہ صرف پیدا کئے ہیں بلکہ ان میں اضافہ کیا ہے۔ تقریبا" 5.8 ملین انٹرنیٹ صارفین کی موجودگی میں جعلی خبروں اور غلط معلومات کے اثرات اور خطرات کئی گنا بڑھ گئے ہیں۔ ایک مربوط معلوماتی نظام پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اکاؤنٹیبیلیٹی لیب پاکستان نے یونیورسٹی آف ہری پور میں "جعلی خبروں اور غلط معلومات کے نوجوانوں پر اثرات" پر ایک آگاہی سیشن جبکہ ہری پور پریس کلب میں "جعلی خبروں اور غلط معلومات کے معاشرے پر اثرات اور میڈیا کے کردار" پر پینل ڈسکشن کا انعقاد کرایا۔

آگاہی سیشن اور پینل ڈسکشن کے مقررین نے معاشرے اور خاص طور پر نوجوانوں پر جعلی خبروں اور غلط معلومات کے اثرات اور بنیادی محرکات کا جائزہ لیا اور شہریوں کے لئے میڈیا خواندگی کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا۔ سیشن میں غلط معلومات کے خاتمے کے لئے موئثر حکمت عملیوں اور طریقہ کار پر بھی بات کی گئی۔

"غلط معلومات آن لائن یا کسی بھی دوسرے ذرائع سے شئیر ہون والی ایسی معلومات ہوتی ہیں جو کہ جان بوجھ کر دوسروں کو نقصان پہنچانے کی غرض سے پھیلائی جاتی ہیں۔ غلط اور جھوٹی معلومات نے ایک مستحکم جمہوریت کو برقرار رکھنا مشکل بنا دیا ہے۔ عبدالموحیمن کا مزید کہنا تھا کہ جھوٹی معلومات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں اپنے آپ اور بچوں کے لئے میڈیا خواندگی کو فروغ دینا ہوگا اور ذمہ دارانہ صحافت کو اپنانا ہوگا۔"

ڈاکٹر عبدالموحیمن -ڈیپن سوشل سائینسز یونیورسٹی آف ہری پور

"ڈان نیوز پیپر سے وابسطہ، سینئیر صحافی محمد صداقت کا کہنا تھا کہ جعلی خبریں انتہاپسندی اور نفرت انگیز مواد کو ہوا دینے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ ڈیجیٹل میڈیا اور کمیونیکیشن ٹیکنالوجی میں جدت نے جھوٹی اور غلط معلومات میں خطرناک حد تک اضافہ کر دیا ہے۔ پاکستانی آبادمیں نوجوانوں کی سوشل میڈیا استعمال کرنے والی کثیر تعداد نے معاملے کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ٹیکنالوجی میں جدت کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اپنے نوجوانوں کو اصلی اور جعلی معلومات میں فرق اور ان کی شناخت کے لئے اہم ٹولز سیکھانے چاہیے۔"

محمد صداقت کے مطابق، جب بھی کوئی نئی خبر آتی ہے تو صحافیوں کو فوری طور پر اسے پرنٹ یا الیکٹرانک میڈیا پر نشر کرنا پڑتا ہے جس سے غلط معلومات کے پھیلنے کا خطرہ بڑھ سکتا ہے کیونکہ اس نیوز کی تصدیق کے لئے صحافیوں کے پاس وقت نہیں ہوتا اور اگر میڈیا ورکرز خبر نشر کرنے میں دیر کرتے ہیں تو ان کی نوکری خطرے میں پڑ سکتی ہے یا انہیں مینجمنٹ کی طرف سے شدید پریشر آ سکتا ہے۔ یہ جعلی خبروں کی دیگر وجوہات میں سے ایک وجہ ہے جسکی وجہ سے صحافیوں کو عوام کی طرف سے شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

کمیونیکیشن اسپیشلسٹ / میڈیا ایڈوائزر، ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری سکول ڈپارٹمنٹ کے پی کے، مسٹر فخر عالم کے مطابق، ہمارے لوگ بلخصوص نوجوان بڑی تعداد میں سوشل میڈیا کا استعمال کر رہے ہیں۔ بہت سے سوشل میڈیا ایکٹویسٹ ایسے بھی ہیں جن کی پوسٹوں کو چند گھنٹوں میں لاکھوں لوگوں تک رسائی ہوتی ہے۔ جب کہ دوسری جانب پرنٹ میڈیا میں ڈان اور دی نیوز جیسے بڑے اخبار بھی چوبیس گھنٹوں میں چند لاکھ لوگوں تک رسائی حاصل کرپاتے ہیں۔ فخر عالم کے مطابق، چونکہ سوشل میڈیا ایکٹویسٹس کے اپنے تعصبات ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے فالورز بھی ان کے تعصبات سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔ لہذہ سوشل میڈیا قوانین کو فوری طور پر وضع کیا جانا چاہیے تاکہ انفوڈیمک کا مقابلہ کیا جا سکے۔

جعلی خبروں کی شناخت اور اثرات کو سمجھنا

جعلی خبریں بنیادی طور پر کسی سیاسی، معاشی، سماجی یا ذاتی فائدے کے حصول کے لئے جان بوجھ کر پھیلائی جانے والی غلط معلومات ہوتی ہے۔ جنہیں ایک ایسے منظم انداز میں گھڑا اور پھیلایا جاتا ہے کہ بظاہر سچ معلوم ہوں۔ ایسی کہانیاں غیر حقیقی اور ناقابل اعتماد ذرائع پر مشتمل ہوتی ہیں۔

جعلی خبریں، ڈیجیٹل طور پر جبری دنیا میں انتخابی عمل اور جنگوں کے حالات کو متاثر کرتے ہوئے اور مخصوص مفادات کو آگے بڑھاتے ہوئے تفرقہ انگیز بیانیے کو فروغ دینے کے لئے ایک بڑے خطرے کے طور پر سامنے آئی ہیں۔

مختلف میڈیا ہاؤسز کی طرف سے جعلی خبریں پھیلانے کے پیچھے بنیادی محرکات عوام کی سنسنی خیز خبروں میں دلچسپی ہے۔ ڈیجیٹل میڈیا میں مختلف چینلز پر کسی بھی نئے چلنے والے جیو پولیٹیکل ایشو میں حقائق کم جبکہ سنسنی زیادہ ہوتی ہے۔ کووڈ-19 جیسے عالمی بحران، جس کی وجہ سے دنیا بھر میں لاکھوں اموات واقع ہوئیں، اور پھر اس عالمی صحت کے بحران کے دوران مختلف ممالک کی بد انتظامی کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے ماخذ کو جاننے کے لئے مختلف نظریات پر بحث کا آغاز ہوا۔

عالمی صحت کے بحران نے مغربی دنیا میں ایشاء مخالف نسل پرستی کو ہوا دی اور امریکہ اور چین کے درمیان تعلقات میں تناؤ پیدا کیا۔ دنیا کی مختلف جنگوں کے دوران، غلط معلومات کی بھی ایک اپنی تاریخ ہے، کیونکہ غلط معلومات نفسیاتی طور پر کسی بھی جنگ کی حکمت عملی کو بہتر کرنے اور اسے قانونی بنانے میں مدد کرتی ہیں۔ روس-یوکرائن جنگ کے حقائق کو جعلی خبروں اور غلط معلومات کی مہمات نے دھندلا کر رکھ دیا ہے۔ مثال کے طور پر "کائیو" کا بھوت" (ایک ہیرو فائٹر پائلٹ جس کو تین درجن سے زیادہ روسی لڑاکا طیاروں کو مار گرانے کے اعزاز سے نواز گیا) کو لاکھوں لوگوں نے ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا پر کئی مہینوں تک منایا اور اس پر فخر کیا گیا لیکن بعد میں پتہ چلا کہ "کائیو کے بھوت" کا تو وجود ہی موجود نہیں ہے۔ جبکہ لیجنڈری پائلٹ کی آن لائن گردش کرنے والی ویڈیوز درحقیقت 2008 میں ایک ویڈیو گیم سمولیشن کے بارے میں تھیں۔

گزشتہ صدی میں بھی جعلی خبروں اور غلط معلومات نے دنیا کے مختلف ممالک کے انتخابی عمل اور ان کے نتائج کو شدید متاثر کیا۔ 2016 میں، امریکی صدارتی انتخابات کے دوران ٹوئٹر پر ایک سازشی تھیوری تیار کی گئی، جس میں اس وقت کی ڈیموکریٹ امیدوار ہیلری کلنٹن اور وائٹ ہاؤس کے ڈپٹی چیف آف سٹاف جان پوڈیسٹا پر بچوں کی اسمگلنگ کا الزام لگایا گیا۔ جس سے امریکہ میں موجود ایک 28 سالہ شخص کو یقین ہو گیا اور اس نے تھیوری پر خود تحقیق کرنے کی غرض سے واشنگٹن میں پیزیریا کے اندر ایک خود کار نیم رائفل سے تین گولیاں چلا دیں۔ اس کا خیال تھا کہ اس کے عمل سے سمگل کیے گئے بچے رہا ہو جائیں گے۔

اسی طرح 2018 میں پاکستان میں سنسنی خیز گردش کرنے والی خبروں میں بتایا گیا کہ سابق وزیر اعظم نواز شریف نے الیکشنز کے لئے کیمرج اینالیٹیکا کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں۔ شائع ہونے والی رپورٹ میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ یہ اس لئے کیا گیا تا کہ نوز شریف کی پارٹی الیکشن 2018 جیت سکے۔ تاہم اس دعویٰ کی تصدیق کے لئے دستیاب ڈیٹا ناکافی تھا۔ توہین رسالت سے متعلق الزامات نے بھی پاکستانی معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اور ملک میں پولرائزیشن کو بڑھانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے۔

اپریل 2013 میں، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان میں ایک 23 سالہ لڑکا مشال خان انصاف لئے بغیر اپنی زندگی کی بازی ہار گیا۔ اگرچہ آن لائن پوسٹ ہونے والے گستاخانہ مواد میں الزامات جھوٹے ثابت ہوئے تاہم ایک نوجوان جعلی خبروں اور بے بنیاد نفرت کی بھینٹ چڑھ گیا۔ بد قسمتی سے کچھ اسی طرح کی بربریت، نفرت اور غلط معلومات کی وجہ سے ایک سری لنکن شہری پریانتھا کمار پاکستان کے شہر سیالکوٹ میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ یہ اس وقت ہوا جب ایک مشتعل ہجوم اس پر مبینہ توہین آمیز الفاظ کا کفارہ لینے کے لئے اس پر چڑھ دوڑا۔ غلط معلومات اور خفیہ مقاصد کا حصول، رائے عامہ کی تشکیل کے لئے ایک خطرناک قسم کے پروپیگنڈے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

جعلی خبریں اپنی پوری تاریخ میں، سیاسی گفتگو کو اپنے مخصوص مقاصد کے حصول کے لئے تبدیل کرنے، زینوفوبیا (اجنبیوں سے نفرت) پھیلانے، اور رائے عامہ کی تشکیل کے لئے نقصان دہ ثابت ہوئیں ہیں۔ نازیوں کے چیف پروپیگنڈسٹ گوئبل کے مطابق، "اگر آپ کافی بڑا جھوٹ بولیں اور پھر اسے دہراتے رہیں تو بالآخر لوگ اس پر یقین کر لیتے ہیں"۔ گوئبل اپنے یہود مخالف جذبات کے پرچار کے ذریعے ہولوکاسٹ اور یورپی یہودیوں کے لئے تاریخ کا دھارا بدلنے میں کامیاب رہا۔

اسی طرح ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعے جنوبی ایشائی ممالک پاکستان اور انڈیا کو 2019 میں پلوامہ کے بحران میں اتنا متاثر کیا گیا کہ دونوں نیوکلئیر ریاستیں جنگ کے لئے ایک دوسرے کے سامنے آکھڑی ہوئیں۔ ڈیجیٹل سپیس جعلی خبروں سے بھر گئی اور ایک جنگ کا سماں تیار کرتے ہوئے پورے بھارت میں پاکستان مخالف جذبات کو ابھارا گیا۔ اس طرح کا ماحول عوامی لیڈروں میں تصادم کے لئے حمایت حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے۔

امن، سماجی استحکام، انسانی حقوق اور جمہوریت پر جعلی خبروں کے منفی اثرات کے پیش نظر، جعلی اور درست خبروں کے درمیان فرق کو پہچاننا اور ان کے منفی اثرات کو سمجھنا انتہائی ضروری ہے۔ جعلی خبروں کو روکنے کے لئے قومی نصاب میں میڈیا خواندگی کو شامل کرنے کے ساتھ ساتھ شہریوں میں تنقیدی سوچ کر فروغ دینا چاہیے۔

جھوٹی خبروں کے پھیلنے سے فائدہ اٹھانے والوں سے متعلق تحقیق اور ان کے منفی اثرات کو سمجھنے کے لئے ان کی بنیادی وجوہات کو تلاش کرنا اور سمجھنا بہت ضروری ہے۔

جھوٹی اور من گھڑت خبروں کا پتہ کیسے لگا سکتے ہیں؟

ذرائع کا جاننا

کہانی سے متعلق ویب سائٹ، اس کے مقصد اور ریفرنس کے طور پر دی گئی معلومات پر تحقیقات کریں۔

کہانی سے ہٹ کر پڑھیں

کہانی کی شہ سرخیاں کلکس کے حاصل کے لئے استعمال ہو سکتی ہیں۔ لہذہ مجموعی طور پر پوری کہانی کو پرکھیں۔

مصنف کے بارے میں جانیے

مصنف کے حقیقی اور قابل اعتماد ہونے کے بارے میں تحقیق کریں۔

معاون ذرائع

کہانی میں دیئے گئے لنکس پر کلک کریں، یہ چیک کریں کہ آیا دیئے گئے لنکس واقعی اصل کہانی کو بیان کرتے ہیں۔

تاریخ چیک کریں

گزشتہ کہانیوں کو دوبارہ اپ لوڈ کرنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ نئے واقعات سے متعلق ہیں۔

کہانی کے مذاق یا طنزیہ ہونے کو چیک کرنا

کہانی میں دیکھیں کہ کوئی طنزیہ مواد تو شامل نہیں ہے، تصدیق کے لئے مصنف اور ویب سائٹ پر تحقیقات کریں۔

تعصب داری چیک کرنا

اس بات پر بھی غور کریں کہ آپ کے اپنے عقائد کسی کہانی کو جانچنے کی اہلیت پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

متعلقہ ماہرین سے تصدیق کرنا

مختلف کتابوں کا مطالعہ کریں اور فیکٹ چیکنگ سائٹ سے تصدیق کریں۔